قاری سید ابوالہاشم اشرفی کے احوال و مناقب

سید ابوالہاشم: حیات و خدمات

تحریر

طارق انور مصباحی

ناشر

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

(ورتل القرآن ترتیلا)

(سورہ مزمل: آیت ۴)

حضرت قاری سید ابو الہاشم اشرفی کے احوال وفضائل

سیدابوالہاشم: حیات وخدمات

تحریر

طارق انور مصباحی

ناشر

اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی (توپسیا: کلکتہ)

نام رسالہ: سیدابوالہاشم: حیات وخدمات

تحریر: طارق انور مصباحی

اشاعت: محرم الحرام ۱۴۴۶ھ

جولائی ۲۰۲۴ء

صفحات: پندرہ (۱۵)

ناشر: اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی

(توپسیا: کلکتہ)

فہرست مضامین

قاری سیدابوالہاشم: حیات وخدمات

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::الحمد للّٰہ رب العٰلمین

والصلٰوۃ والسلام علٰی شفیع المذنبین::وآلہ واصحابہ اجمعین

پیرطریقت، رہبرشریعت، ناشرمسلک اعلیٰ حضرت، معمارقوم وملت حضورسراج ملت قدس سرہ العزیز کے والد ماجدحضرت حافظ وقاری سیدابوالہاشم اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک صوفی صفت بزرگ تھے۔آپ کا آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ بہار ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمدرضا قدس سرہ العزیز کے نامور شاگرد ملک العلماحضرت علامہ ظفرالدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ننہیال موضع بین ہی میں تھا۔ان کی ابتدائی تعلیم بھی موضع بین ہی میں ہوئی تھی۔ پروفیسرمختارالدین احمد آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) سابق صدرشعبہ اسلامیات : مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) نے مقدمہ صحیح البہاری میں اس کامفصل تذکرہ کیا ہے۔

ولادت اور تعلیم وتربیت

استاذ القرا عامل شریعت پیرطریقت حضرت حافظ سیدابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان کی تاریخ ولادت ۵:محرم الحرام ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۶:اپریل ۱۹۰۲ء بروز پیر ہے۔آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت مولانا سیدمیرمحسن ملک علیہ الرحمۃ والرضوان سے حاصل کی۔آپ کے والد ماجد بھی عالم وفاضل تھے۔ابتدائی تعلیم کے بعد بہارشریف کے ایک بزرگ عالم دین سے آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور دینی تعلیم کی تکمیل فرمائی۔

بیعت طریقت وخلافت

سلسلہ طریقت میں آپ حضرت سیدچاندشاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ اشرفیہ: بیتھوشریف ضلع گیا (بہار) کے مرید تھے اور انہیں سے خلافت بھی حاصل تھی۔بیتھوشریف

میں خانوادۂ اشرفیہ (کچھوچھہ مقدسہ) کے ایک فرزند جلیل حضرت مخدوم درویش اشرف علیہ الرحمۃ والرضوان جا کر آباد ہو گئے تھے۔حضرت مخدوم درویش اشرف علیہ الرحمۃ والرضوان بیتھو شریف ہی میں مدفون ہوئے۔آپ کا آستانہ مرجع خلائق ہے۔حضرت چاندشاہ اشرفی قدس سرہ العزیز حضرت مخدوم درویش اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔آپ ایک باکرامت بزرگ تھے۔صوبہ بہار کے متعدد علاقوں میں آپ کے مریدین ومعتقدین کا وسیع حلقہ تھا۔حضرت مخدوم درویش اشرف علیہ الرحمۃ والرضوان کے آستانے کے پاس اسی احاطہ میں حضرت سید چاندشاہ اشرفی قدس سرہ العزیز کا بھی آستانہ ہے۔

فن شاعری میں کمال ومہارت

حضرت سیدابوالہاشم قدس سرہ العزیز حافظ وقاری اور عالم وفاضل ہونے کے ساتھ ایک مستند شاعر بھی تھے۔آپ کا تخلص کیفؔ تھا۔فن شاعری میں آپ سیماب اکبرآبادی کے شاگرد تھے۔آپ نے بہت سی نظمیں بھی لکھی ہیں۔آپ کا دیوان آپ کے نامور فرزند سراج ملت حضرت علامہ حافظ سید سراج اظہر رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے یہاں محفوظ تھا۔

رنگون کا سفر اور بمبئی آمد

ایک مرتبہ حافظ ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان نے رنگون (برما لینڈ) جانے کا قصد فرمایا۔آپ نے اپنے شیخ طریقت حضرت چاندشاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا۔حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو وہاں جانے سے منع فرمایا اور کہا کہ وہاں کے حالات اچھے نہیں رہیں گے۔آپ کچھ دنوں تک رک گئے۔کچھ دنوں بعد آپ ۱۹۲۶ء میں رنگون گئے۔آپ وہاں ایک مدت تک حضرت مفتی سید سعداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے، پھر رنگون میں فساد برپا ہو گیا۔فرقہ وارانہ ہنگامہ آرائیاں اور باہمی مشاجرات کے پیش نظر آپ ۱۹۲۸ء میں رنگون سے ممبئی آگئے۔

رضا جامع مسجد کی تعمیر اور امامت وخطابت

ممبئی میں جہاں آج رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد: بھنڈی بازار) واقع ہے، وہاں مسافر خانہ تھا۔ آپ کی کوششوں سے وہیں پر ۱۹۲۹ء میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور مسجد کی تعمیر ہوئی۔ آپ تاحیات اسی مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مسجد کے مین گیٹ کی جانب جو راستہ ہے، وہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہوکر سید ابوالہاشم اسٹریٹ کے نام سے متعارف ہے۔ آپ نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تاریخ سے متعلق عربی زبان میں ایک شعر لکھا تھا، وہ شعر مسجد کی دیوار پر کندہ ہے۔ اس میں سنگ بنیاد کی تاریخ مرقوم ہے۔

عروس البلاد ممبئی آنے کا سبب

ممبئی آنے کا سبب اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شاہ چاند اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کو خواب میں حکم دیا تھا کہ اپنے کسی خلیفہ یا مرید کو بمبئی بھیجو جو عالم ہو۔ حضرت چاند شاہ اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے مرید وخلیفہ حضرت قاری سید ابوالہاشم قدس سرہ العزیز کو ممبئی جانے کا مشورہ دیا اور اس طرح آپ ممبئی آئے اور رضا جامع مسجد کی تعمیر فرمائی۔ بعض حضرات نے مجھے بتایا کہ جہاں آج رضا جامع مسجد ہے، پہلے وہاں شراب خانہ تھا اور آس پاس عطر فروشوں کی دوکان تھی۔

حضور سراج ملت قدس سرہ العزیز نے ۲۰۰۱ء میں رضا جامع مسجد (پھول گلی) میں مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ وہاں پہلے مسافر خانہ تھا اور پھر حضرت قاری سید ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان کی کوشش وکاوش سے وہاں رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد) کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی کے بعد ان کے نامور فرزند حضور سراج ملت پھول گلی مسجد میں امامت وخطابت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ابھی ان کے فرزند حافظ وقاری سید جیلانی میاں سلمہ اللہ تعالیٰ امامت وخطابت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

قراءت سبعہ کی مہارت

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان عالم وفاضل ہونے کے ساتھ قراءت سبعہ کے بہت ماہر تھے۔آپ نے ایک طویل مدت تک علم قراءت وفن تجوید کا درس بھی دیا تھااورفن قراءت وتجوید میں آپ کے بہت سے تلامذہ بھی تھے۔

سال ۱۹۶۲ء میں ممبئی میں ایک بڑا سنی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور مفتی اعظم ہند مفتی مصطفٰی رضاخاں بریلوی،حضور سید العلماعلامہ سید آل مصطفٰی مارہروی،حضور شیر بیشہ اہل سنت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی،حضور برہان ملت علامہ برہان الحق جبل پوری،حضور مجاہد ملت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی ودیگرا کابر علمائے کرام جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی قدس سرہ العزیز کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔جب حضور شیر بیشہ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان وعظ وتقریر کے لیے جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ قراءت سبعہ کے امام ہیں حضرت مولانا سید ابوالہاشم بہاری، اور فرمائے کہ میں نے آج تک اتنا عمدہ لب ولہجہ اوراس عمدہ طرز میں تلاوت قرآن مجید نہیں سنا ہے،نہ علم قراءت وفن تجوید میں کسی کواس قدر ماہر دیکھا۔

بعد تہجد قوم جن کو علم قراءت کی تعلیم

یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ حضرت قاری سید ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان نماز تہجد کے بعد جنوں کو قراءت وتجویداورقرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔کثیر تعداد میں قوم جن کے افراد آپ کے شاگرد ہیں۔آج بھی رضاجامع مسجد (پھول گلی مسجد: ممبئی) میں بعض رحل کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ کسی جن کی رحل ہے جو یہاں وہ چھوڑ گئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم جن کے افراد بھی انسانوں سے علم حاصل کرتے ہیں۔دیگر واقعات بھی شاہد ہیں کہ قوم جن کے افراد انسانوں سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ممبئ میں قحط سالی اور بارش

آج سے قریباً پچاس پہلے کا واقعہ ہے کہ ممبئ میں سخت قحط سالی ہوگئی۔حضور سید العلما سید آل مصطفٰی برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان اور حضرت قاری سید ابوالہاشم علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس مصیبت سے نجات کے لیے بارگاہ الٰہی میں دعائیں کیں اور لوگوں کو درود پاک کی کثرت کا مشورہ دیا۔درود پاک کی برکت اور دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے لوگوں کو اس بڑی مصیبت سے نجات عطا فرمائی اور بارش ہوئی۔

حاضر جوابی اور معاملہ فہمی

آپ انتہائی حاضر جواب اور معاملہ فہم واقع ہوئے تھے۔مشکل مسائل کو بھی چند لمحوں میں حل فرمادیتے۔یہ بھی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ایک بڑی صفت ہے۔بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ معاملات کو اکثر الجھا دیتے ہیں اور نوبت زدوکوب تک پہنچ جاتی ہے، یا اس سے بھی آگے۔کورٹ کچہری میں بھی لوگوں کو چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا ان کا محبوب مشغلہ ہوتا ہے۔یہ لوگ بے شعور بھی ہوتے ہیں اور بدکردار بھی۔بدقسمتی سے لوگ ایسوں کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔

مال ودولت اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت حافظ سید ابوالہاشم اشرفی کا طبعی میلان عبادت وریاضت کی طرف زیادہ تھا اور دنیا سے بے رغبتی کا وصف ظاہر وغالب تھا۔آج بھی لوگ آپ کے اخلاق حسنہ اور بلند کرداری سے متأثر نظر آتے ہیں اور آپ کے کارناموں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت قاری سید ابوالہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوراد وظائف اور عبادت وریاضت میں مشغول رہتے۔کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو لسان ذاکر عطا فرمایا تھا۔ممبئ میں بہت سے لوگ آپ کے مرید تھے۔

رضا جامع مسجد (پھول گلی مسجد: بھنڈی بازار ممبئی) کے پاس ایک پانچ منزلہ عمارت ''شالیمار کل پوائنٹ'' ہے۔ پہلے وہ دو منزلہ عمارت تھی۔ اس کے مالک نے ایک مرتبہ حضرت قاری سید ابوالہاشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا کہ حضور! میں وہ بلڈنگ آپ کو تحفہ دیتا ہوں۔ حضرت سید ابوالہاشم اشرفی نے جواب میں فرمایا کہ آپ کا تحفہ قبول ہے، لیکن مجھ جیسے فقیروں کو اس کی ضرورت نہیں، اس لیے آپ اسے اپنے پاس ہی رکھیں۔

سبحان اللہ! ایسے لوگ شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ لوگ حصول دنیا کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے اور اہل اللہ دنیا سے دور اور لاپرواہ ہوکر رضائے الٰہی کی طلب میں مگن رہتے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کی یہ اعلیٰ مثال ہے۔ آج کل لوگ حصول دینا کے لیے دین وایمان بھی فروخت کرتے نظر آتے ہیں۔ لوگ سیٹھوں کی خوش نودی کو بہت اہم اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رضا وخوش نودی کی فکر نہیں کرتے۔

ایسے عہد میں ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں جو دولت وثروت سے منہ موڑ کر دنیا سے بے رغبت ہو جائیں اور یاد الٰہی میں مشغول ومصروف رہیں۔ ایسے لوگ قابل اتباع ہیں۔

قاری سید ابوالہاشم کی آل واولاد

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی کثیر الاولاد تھے۔ مرقومہ ذیل فہرست میں گیارہ اولاد کرام کا ذکر ہے۔ حافظ موصوف نے اپنے ہاتھوں سے اپنی تمام اولاد کی تاریخ ولادت درج فرمائی تھی۔ اس تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت موصوف نے اپنی اکثر اولاد کرام کے تاریخی نام رکھے تھے۔ ناموں کے ذیل میں لکیر لگا کر سن ولادت ظاہر کیا گیا ہے۔

حضرت قاری سید ابوالہاشم اشرفی قدس سرہ العزیز کے پوتے فاضل گرامی حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں زید فضلہ (ممبئی) نے اس تحریر کا فوٹو ارسال فرمایا تھا۔ تحریر انتہائی دیدہ زیب اور پرکشش ہے۔ وہ خوش خطی کی اعلیٰ مثال ہے۔ میں نے اسی ترتیب پر اوراق

کی ہی طرز تحریر کے مطابق ان کی اولاد امجاد کی مندرجہ ذیل فہرست رقم کی ہے۔

تاریخ ولادت: سعیدہ اختر سلمہا دختر ابوالہاشم

۱۴: شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ (وفات در انڈھوس بعمر چار سال)

تاریخ ولادت: بارکہ سلمہا دختر ابوالہاشم

یکم رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸: نومبر ۱۹۳۶ء

تاریخ ولادت: میر عبدالحفیظ سلمہ (۱۳۵۵ھ) پسر ابوالہاشم

۱۸: شوال المکرّم ۱۳۵۵ھ مطابق ۲: جنوری ۱۹۳۷ء

تاریخ ولادت: عابدہ سلمہا دختر ابوالہاشم

یکم شوال المکرّم ۱۳۵۹ھ مطابق ۲: نومبر ۱۹۴۰ء (وفات بعمر دو برس، مدفون بین)

تاریخ ولادت: نور اظہر سلمہ (۱۳۶۲ھ) پسر ابوالہاشم

۲۳: صفر المظفر ۱۳۶۲ھ مطابق یکم مارچ ۱۹۴۳ء (وفات بعمر ۸: برس، مدفون بمبئی)

تاریخ ولادت: نیر اظہر سلمہ (۱۳۶۶ھ) پسر ابوالہاشم

۲۰: ربیع الاول ۱۳۶۶ھ مطابق ۲۰: فروری ۱۹۴۷ء (وفات بعمر ۳: برس)

تاریخ ولادت: ہارون اظہر سلمہ (۱۳۶۸ھ) پسر ابوالہاشم

۱۸: صفر المظفر ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۰: دسمبر ۱۹۴۸ء

تاریخ ولادت: سراج اظہر سلمہ (۱۳۷۰ھ) پسر ابوالہاشم

۳۰: شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ مطابق ۶: جون ۱۹۵۱ء

تاریخ ولادت: ریحان اظہر سلمہ (۱۳۷۵ھ) پسر ابوالہاشم

۱۵: رجب المرجب ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۸: فروری ۱۹۵۶ء

تاریخ ولادت: ساقیہ اختر (۱۳۷۷ھ) عرف یاسمین سلمہا دختر ابوالہاشم

۱۵: رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۵: فروری ۱۹۵۸ء

تاریخ ولادت: محمد سمیع اظہر سلمہ (۱۳۷۸ھ) پسر ابوالہاشم
۱۰: شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۰: مارچ ۱۹۵۹ء

وفات حسرت آیات

حضرت سید ابوالہاشم اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی زندگی قرآن مجید کی تعلیم وتدریس اور پیغام قرآن کو عام کرنے میں گزاردی۔ طاعت الٰہی کا جذبہ بھی خوب تھا۔ دنیاوی مال ودولت کی طرف کبھی مائل نہ ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔

دینی خدمات انجام دیتے اور قوم کی رہنمائی ورشد وہدایت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے بروز جمعہ ۱۶: شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹: جون ۱۹۸۱ء کو آپ واصل الی اللہ ہوئے۔ آپ اپنے آبائی وطن موضع بین ضلع نالندہ (بہار) میں مدفون ہوئے۔

بعد وفات کرامت کا ظہور

حضرت سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ عام طور پر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے، یہاں تک کہ انتقال کے بعد جب لوگ غسل دینے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے لب مبارک حرکت کررہے ہیں اور آپ کچھ پڑھ رہے ہیں۔ کسی نے کان قریب کر کے سننے کی کوشش کی تو محسوس ہوا کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت فرمارہے تھے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضور سراج ملت قادری رضوی

حضرت سید ابوالہاشم قدس سرہ العزیز کے نامور فرزند سراج ملت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، پیر طریقت حضرت علامہ سید سراج اظہر نوری قدس سرہ العزیز ۳۰: شعبان المعظم (رمضان المبارک کی چاندرات) ۱۳۷۰ھ مطابق ۶: جون ۱۹۵۱ء کو ممبئی میں پیدا ہوئے۔

حضور سراج ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے دین وسنیت کی قابل فخر تبلیغی وتعلیمی، تحریکی وتنظیمی، اشاعتی وتعمیری خدمات انجام دیں۔ پھول گلی مسجد میں ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ قائم فرمائے۔ ۳۰: ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۷: جنوری ۲۰۱۹ء کو آپ کا وصال ہوا۔ ممبئ میں آپ ''ناریل واڑی قبرستان'' (بقیع ممبئ) میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض وبرکات سے مسلمانان اہل سنت کو مستفیض فرمائے اور آپ کے درجات ومراتب کو بلند فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

قاری سیدابوالہاشم کا حسب ونسب

حافظ سیدابوالہاشم قدس سرہ العزیز کا نسبی تعلق صوبہ بہار کے ملک خاندان سے تھا۔ خانوادہ ملک کا سلسلہ نسب حضور سیدنا غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

اس خاندان کے مورث اعلیٰ، فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی (الشہید: ۷۵۳ھ) ہیں۔ حضرت سید ابراہیم سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند (۱۲۹۰ء-۱۳۵۱ء) کی شاہی فوج کے سپہ سالار تھے۔ ملک بیا غازی سلطان محمد شاہ تغلق (م ۷۵۱ھ) کے عہد میں سال ۷۴۰ھ مطابق ۱۳۳۹ء میں غزنی (افغانستان) سے ملک ہند آئے اور سلطان محمد شاہ تغلق کی شاہی فوج میں شامل ہو گئے۔ سلطان محمد شاہ تغلق نے آپ کو صوبہ بہار فتح کرنے کے لیے شاہی لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ صوبہ بہار کی فتح یابی کے بعد بادشاہ نے آپ کو صوبہ بہار کا حاکم مقرر کیا۔ آپ ''ملک بیوٗ'' کے لقب سے متعارف ہیں۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد امجاد صوبہ بہار کے صوبہ دار اور حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہی۔

فاتح بہار کا مقبرہ قصبہ بہار شریف میں پیر پہاڑی پر ہے۔ مقبرہ کی عالی شان تعمیر سلطان ہند فیروز شاہ تغلق (۱۳۰۹ء-۱۳۸۸ء) نے کی۔ بادشاہ کی جانب سے تعمیری امور کے نگراں، مخدوم بہار حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (۶۶۱ھ-۷۸۲ھ) تھے۔

ملک بیا غازی کی آل و اولاد اپنے مورث اعلیٰ کے خطاب کی نسبت سے سید کی بجائے ''ملک'' کے لقب سے متعارف ہیں۔اسی خاندانی خطاب کی مناسبت سے امام اہل سنت نے بوقت فراغت علامہ ظفرالدین بہاری کو ''ملک العلما'' کا خطاب عطافرمایا۔

فاتح بہار سید ابراہیم ملک بیا غازی حضور غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کرام میں سے ہیں۔ملک العلمانے اپنی مشہور روزگار تالیف ''حیات اعلیٰ حضرت'' کے دیباچہ میں ملک بیا غازی کا تذکرہ فرمایا اور ملک بیا غازی کا درج ذیل نسب نامہ تحریر فرمایا:

''حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی عرف ملک بیوشہید بن حضرت سید ابو بکر (کہ مسکن ومزارشاں مقام بت نگراست واز غزنی بفاصلہ سہ فرسنگ بجانب شرق واقع است) بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابومنصور عبدالسلام بن سید عبدالوہاب بن غوث الثقلین وغیث الکونین حضرت سیدنا الشیخ محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتہم''۔(دیباچہ: حیات اعلیٰ حضرت)

حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی قدس سرہ العزیز کی اولاد کرام میں بہت سے اصحاب علم وفضل اور بلندرتبہ افراد واشخاص ہوئے۔چند نامور افراد کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) مجدد صدی دوازدہم حضرت علامہ قاضی محبّ اللہ بہاری صاحب سلم العلوم ومسلم الثبوت ،الملقب بہ فاضل خاں (م ۱۱۱۹ھ- ۱۷۰۷ء) متوطن: موضع کڑاہ (نالندہ: بہار) (2) ملک العلما حضرت علامہ محمد ظفرالدین محدث بہاری ،الملقب بہ فاضل بہار (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) متوطن : میجرا (پٹنہ : بہار)(3) قاری سید ابوالہاشم اشرفی (۱۹۰۲ء-۱۹۸۱ء) متوطن : بین (نالندہ: بہار)(4) حضرت مولانا عبدالشکور شمسی رضوی (م ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۷ء)متوطن : موضع بھنور (نوادہ: بہار)(5) سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر نوری (۱۹۵۱ء-۲۰۱۹ء) متوطن: موضع بین (نالند: بہار)(6) بیرسٹر محمد یونس (۱۸۸۴ء-۱۹۵۲ء) متوطن: پنہرا،مسوڑھی (پٹنہ: بہار) اولین وزیراعظم بہار (7) پروفیسر عبدالباری

(۱۸۹۲ء- ۱۹۴۷ء) متوطن: کنسوا، شاہ آباد (جہان آباد: بہار)، پریسڈنٹ ٹاٹاورکرس یونین جمشید پور (ٹاٹا)، لیڈرکانگریس پارٹی وڈپٹی اسپیکر آف بہار اسمبلی (۱۹۳۷ء) (8) پروفیسر ابوبکر احمد حلیم (۱۸۹۷ء-۱۹۷۵ء) متوطن: ارکی (جہان آباد: بہار) سابق پرووائس چانسلر مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) و سابق وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی وکراچی یونیورسٹی (پاکستان) (9) پروفیسر مختار الدین احمد آرزو (۱۹۱۷ء- ۲۰۱۰ء) سابق صدر شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) (10) حضرت علامہ حافظ ملک محمد شبیر عالم مصباحی (کلکتہ)

علامہ ڈاکٹر حسن رضا خاں (پٹنہ) نے تحریر فرمایا کہ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی (۱۹۲۲ء-۱۹۹۰ء) بھی خانوادہ ملک کے نامور فرزند تھے۔ (پاسبان ملت: ص 17)

ڈاکٹر مجیب الرحمٰن (پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی (کلکتہ) نے تحریر کیا: ''ملکوں میں بڑے بڑے ذی حیثیت، ذی وقار، مجاہد، عالم وفاضل لوگ گزرے ہیں۔صوبہ دار (گورنر) اور جاگیرداروں کی فہرست تو بڑی لمبی ہے۔ان میں بعض شیخ الشیوخ اور قاضی القضاۃ کے درجہ پر بھی فائز ہوئے ہیں۔قاضی مولوی ملک محبّ اللہ بہاری بن ملک عبد الشکور جو موضع کڑا متعلقہ محبّ علی پور (بہار) ملک خاندان کے ایک ممتاز گھرانے کے فرد تھے۔فضل وکمال میں ایسے افضل مقام پر پہنچے کہ بہار اس مایہ ناز ہستی پر ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔عالم گیر کے زمانہ میں یکے بعد دیگرے وہ لکھنو اور حیدرآباد کے قاضی (جج) مقرر ہوئے ۱۱۱۸ھ میں شاہ عالم نے ان کو تمام ہندوستان کی صدارت عالیہ (چیف جسٹس آف انڈیا) کا عہدہ سپرد کیا ۱۱۱۵ھ مطابق ۱۷۰۷ء میں فاضل خاں کے خطاب سے نوازا۔ملک محبّ اللہ بہاری کی وفات ۱۱۱۹ھ میں واقع ہوئی۔ بہار شریف محلّہ چاند پورہ میں حضرت شاہ فرید الدین طویلہ بخش کے مزار کے احاطہ میں سپرد خاک ہوئے۔آپ کی دو کتابیں سلم العلوم اور مسلم الثبوت معروف جہاں ہیں''۔

(تاریخ بارہ گانواں: ص23-فوٹو آفسیٹ پرنٹرس تال بگان لین (کلکتہ)

خانوادہ ملک کی اکثریت نالندہ، پٹنہ، جہان آباد، گیا، نوادہ، مونگیر، آرہ وغیرہ میں آباد ہے۔ بہت سے لوگ تقسیم ہند کے وقت پاکستان ہجرت کر گئے۔ ملک حضرات اپنے مورث اعلیٰ حضرت سید ابراہیم غزنوی کے خطاب ''ملک'' کے سبب اپنے ناموں کے ساتھ سید کی بجائے ملک لکھتے ہیں۔ بعض حضرات اپنے ناموں کے ساتھ سید بھی لکھتے ہیں۔

سپہ سالار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حالات ومناقب اور صوبہ بہار وجھارکھنڈ فتح کرنے کا ذکر ہمارے رسالہ: ''تذکرہ فاتح بہار'' میں مرقوم ہے۔

قاری سید ابوالہاشم کی عربی شاعری

قاری سید ابوالہاشم اشرفی نے رضا جامع مسجد (پھول گلی پھنڈی بازار: ممبئی) کے سنگ بنیاد کی تاریخ سے متعلق عربی زبان میں ایک شعر لکھا تھا، وہ شعر مسجد کی دیوار پر کندہ ہے۔ اس میں سنگ بنیاد کی تاریخ مرقوم ہے۔ وہ شعر اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

مسجد مبنی علی التقٰی

معبد للّٰہ موسس

کیف ارخ ارخا مبینا

ان ھذا بیت مقدس

ترجمہ: تقویٰ کی بنیاد پر بنائی گئی مسجد: اللہ تعالیٰ کے لیے تعمیر کردہ عبادت خانہ ہے۔ کیف (شاعر کا تخلص) نے اس کی روشن تاریخ بیان کی۔ بے شک یہ مقدس گھر ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم

طارق انور مصباحی

۱۸: محرم الحرام ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۴: جولائی ۲۰۲۵ء = بروز: پنج شنبہ


اعلیٰ حضرت ایجوکیشنل اینڈ کلچرل سوسائٹی
(توپسیا:کلکتہ)